www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

عزیز زبیدی وار برٹن

ابو شاہد ایم اے

تعارف و تبصرہ کتب

نام کتاب	حفاظت حدیث
مؤلف	پروفیسر خالد علوی، ایم اے۔ ایم او ایل استاذ شعبۂ علوم اسلامیہ۔ پنجاب یونیورسٹی۔ لاہور
صفحات	۳۵۴
ناشر	المکتبۃ العلمیہ۔ لاہور
قیمت	بارہ روپے
ملنے کا پتہ	المکتبۃ العلمیہ۔ ۱۵ لیک روڈ۔ لاہور۔

کتاب و سنت کے سلسلے میں جن لوگوں نے دلچسپی لی ہے ان کو تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے منکرین حق، اہل تسلیم اور مذبذبین۔

منکرین حق انھوں نے تو سنت کے ساتھ کتاب اللہ میں بھی تشکیک کی راہ پیدا کرنے کی کوشش کی حتیٰ کہ دنیا کے دل سے ان کا اعتماد ہی اٹھ گیا۔ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری۔ یہ لوگ علمی مغالطہ میں مبتلا نہیں ہیں بلکہ اسلام دشمنی کے مریض ہیں۔

ان کا علاج دلائل کے ذریعے مطمئن کرنا نہیں ہے بلکہ تبلیغ اور قرآن و سنت پر مبنی نظام حیات کا مشاہدہ کرانا ہے تاکہ ان کے دلوں میں ایمان کی تحریک پیدا ہو۔ ان شاء اللہ اس کے بعد ان کے سب "بل کس" نکل جائیں گے۔

اہل تسلیم یہ وہ اہل اسلام ہیں جو اہل تسلیم ہیں اور وہ خوش قسمت اس آیت کا مرقع پیکر ہیں:

حتی یحکموك فیما شجر بینهم ثم لا یجدوا فی انفسهم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما (النساء)

ان کی صحیح خدمت یہ ہے کہ ان کے اس نظریہ کے مطابق ایک اسلامی نظام قائم کیا جائے تاکہ ان کی

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

خوئے تسلیم و رضا میں مزید آب و تاب پیدا ہو، کیونکہ فکر و نظر میں استحکام، عملی مواقع مہیا کیے بغیر ممکن نہیں ہوتا۔

مذبذبین | یہ وہ اہلِ تشکیک اور اہلِ بدعت لوگ ہیں جو سنت کے سلسلے میں ظنون فاسدہ، ریب، تذبذب اور شک و شبہات میں پڑ گئے ہیں، جس کا نتیجہ یہ ہے کہ قرآنِ حکیم ان کے رحم و کرم پر رہ گیا ہے۔ امام حافظ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ (ف ۷۵۱ھ) نے الصواعق المرسلۃ علی الجھمیۃ و المعطلۃ میں اس موضوع پر بالا مزید علیہ روشنی ڈالی ہے ــــ اور حق ادا کر دیا ہے۔ اس وقت راقم الحروف کے سامنے اس کی مختصر ہے جو شیخ محمد بن الموصلی نے مرتب کی تھی۔ جسے جلالۃ الملک عبد العزیز آلِ سعود کے خرچہ سے شائع کیا گیا تھا۔

ان مذبذبین کی کئی قسمیں ہیں۔

ایک کا کہنا ہے کہ، چونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سہو و خطا سے پاک نہیں ہیں اس لیے آپ کی سنت شرعی ماخذ نہیں بن سکتی۔ خوارج کے اسلاف کا یہی مذہب تھا۔

ایک اور گروہ کا نظریہ یہ ہے کہ، صرف وہ حدیث قبول کی جائے گی، جو قرآن کے موافق ہو گی۔

تیسرے کہتے ہیں: متواتر احادیث تو مانیں گے، احاد نہیں۔

چوتھے طبقے کا کہنا ہے کہ صرف وہ روایات قبول کی جائیں گی جو اہل بیت کی معرفت پہنچیں گی۔

پانچویں گروہ کا خیال ہے کہ: جمل اور صفین کی لڑائیوں میں جو صحابہ شریک رہے ان کی روایات قبول نہیں کی جائیں گی۔

چھٹا ٹولہ شرط عاید کرتا ہے کہ صرف وہ روایت قبول کریں گے جن کے راوی چار ہوں اور وہ ایک دوسرے سے دور رہنے والے ہوں۔

ساتویں صاحب کہتے ہیں کہ جس روایت کے مضمون میں صحابہؓ نے نزاع نہ کیا ہو، صرف وہ روایت قبول کی جائے گی۔

آٹھواں گروہ کہتا ہے کہ صرف ان احکام میں خبر واحد قبول کی جائے جو شبہات سے ساقط نہیں ہوتے یعنی حدود میں نہیں ــــ یہ معتزلہ کا مسلک ہے۔

نہم وہ طائفہ ہے جو یہ شرط عاید کرتا ہے کہ جب تک کوئی اور ثقہ راوی بیان نہ کرے خبر واحد نہیں قبول کی جائے یعنی ایک سے زائد راوی، وہ ایک ہو یا زیادہ، امام ابوبکر رازی نے اسے بعض حنفیوں کا مسلک قرار دیا ہے۔

دہم وہ ہیں جن کا اصرار ہے کہ عموم البلوٰی کی صورت میں خبر واحد قبول نہیں کی جائے گی، یہ احناف

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

میں سے عیسٰی بن ابان اور امام کرخی رحمہا اللہ کا مذہب ہے۔

گیارہویں طبقہ کا ارشاد ہے، غیر فقیہ صحابی کی روایت قبول نہیں کی جائے گی (جو قیاس کے مخالف ہو گی)

بارھویں وہ لوگ ہیں جو ان روایات کو قبول نہیں کرتے جو ان کے زعم کے مطابق ظاہر قرآن کے خلاف ہیں (الصواعق المرسلہ ج ۲، ص ۴۴۳ تا ۴۴۱)

اگر خالد علوی صاحب اس کتاب کو بھی سامنے رکھ لیتے تو انہیں انکارِ حدیث کی باریک سے باریک چالوں اور مغالطوں کے سمجھنے میں بڑی مدد ملتی۔ اگر اسی جامعیت کے ساتھ ان پر بھی روشنی ڈالی ہوتی تو کتاب کی افادی حیثیت دوبالا ہو جاتی۔

تیرھواں ٹولہ ان لوگوں کا ہے جنھوں نے "ردِ احادیث" کے لیے نظریۂ توحید کو استعمال کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ: اسلام کا نصب العین یہ ہے کہ عبد اور معبود کے درمیان دوسرا کوئی واسطہ نہ رہے، ان کا مقصد ہے کہ حدیث و سنت کو بھی درمیان میں سے اٹھا دیا جائے، ورنہ توحید کا اتمام نہیں ہو گا۔ یہ مسلک ہند و پاک کے منکرین حدیث کا ہے جن کے سرخیل آج کل جناب غلام احمد پرویز ہیں، ان کے دلائل اور رلل تقریباً وہی ہیں جو امام ابن القیم کے بیان کردہ طبقات نے مہیا کیے ہیں، گویا کہ محترم پرویز "خاتم المنکرین" ہیں۔

ع آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

زیرِ نظر کتاب "حفاظت حدیث" پاک و ہند کے ان ہی منکرین حدیث کو سامنے رکھ کر ان کے وساوس اور تلبیسات کو دور کرنے کے لیے لکھی گئی ہے۔

ہمارے دوست خالد علوی فاضل نوجوان ہیں جو کبھی "پرویزیت گزیدہ" بھی رہے ہیں جس کا انھوں نے کتاب کے دیباچے میں بھی ذکر کیا ہے کہ بالآخر مولانا مودودی کی تحریر "منصبِ رسالت" کے مطالعہ سے متاثر ہو کر منکرین کے نرغے سے نکلے ہیں۔

فاضل موصوف نے کتاب کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے، ایک میں مقامِ حدیث کے عنوان سے ضرورتِ حدیث اور اس کی اہمیت کو دلائل سے واضح فرمایا ہے اور منکرین کے بنیادی مغالطات کی قلعی کھولی ہے اور دوسرے "حفاظت حدیث" میں منکرین کے اس واویلا کا جائزہ لیا ہے کہ: جب حدیث خود حضور نے مرتب کر کے نہیں دی تو لوگوں کا کیا اعتبار؟ سہو و خطا کے امکان کے ہوتے ہوئے اس کو کیسے ماخذِ دین بنایا جا سکتا ہے۔

کتاب کا اسلوب استدلال علمی، منطقی اور زور آور ہے۔ اندازِ بیان آسان، عام فہم، عبارت نہایت شستہ اور رواں ہے دلائل میں کافی جامعیت ہے

عزیز محترم پروفیسر علوی صاحب نے یہ انکشاف کیا ہے کہ: منکرین حدیث چاہتے ہیں۔

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

" لوگوں کو حدیث سے بدظن کر کے فقط قرآن تک محدود رکھا جائے تاکہ قرآن کی من مانی تاویل کے لیے گنجائش نکل سکے "۔ (ص ۱۱)

ہم بہرحال منکرین کی اس نیک نیتی سے واقف نہیں ہیں جس کا علوی صاحب نے ذکر کیا ہے ۔ لیکن ہم اسے تسلیم کیے دیتے ہیں کیونکہ جنابِ فرماتے ہیں کہ وہ ان کے ہاں سے تشریف لا رہے ہیں ۔ صاحب البیت ادری مافیہ ۔

زیرِ نظر کتاب کے بعض مقامات میں بڑی دلکشی ، سوز ، ادبی چاشنی اور دلچسپ تلمیحات ملتی ہیں کہ پڑھ کر کیفیت وجد میں آتی ہے ۔ پرویز کی آغوش ، خدا فراموش ماحول اور خود فروش نظامِ تعلیم کے نرغے میں رہ کر ہم سوچتے ہیں کہ :

جنابِ پرویز کی ساحرانہ آغوش ، ماحول خدا فراموش اور نظام تعلیم خود فروش جیسے نرغوں سے نکل کر کتاب و سنت کی یوں خدمت کرنا ، یہ رب کی دین اور توفیقِ الٰہی کا کرشمہ ہے ، جس پہ ہم عزیز موصوف کی خدمت میں ہدیۂ تبریک پیش کرتے ہیں ۔

علامہ موصوف نے شروع میں لکھا ہے کہ مدارس نظامیہ میں سوال کرنا گستاخی تصور کیا جاتا ہے (ص ۲) ہمارے لیے انکشاف ذاتی تجربہ اور مشاہدہ کے بالکل خلاف ہے ، جتنی آزادی یہاں ہے شاید ہی اور کہیں ہو ۔ ہاں احترام ضرور ملحوظ خاطر رکھا جاتا ہے ۔ بخلاف جدید درس گاہوں کے ۔ ایک اور مقام پر فاضل موصوف لکھتے ہیں کہ :

جمعِ احادیث کا اصل سبب خود حضور کی جاذب اور محبوب شخصیت تھی ۔ مسلمانوں کو آپ سے جو قدرتی اور والہانہ محبت تھی اس کے نتیجے میں احادیث کی تدوین ہوئی (ص ۲ ملخصاً)

ہمارے نزدیک اسے اگر یوں بیان کیا جائے تو زیادہ بہتر رہے گا کہ : محبت کے ساتھ شرعی ضرورت تدوینِ حدیث کی موجب بنی ۔ یعنی محبت کا تقاضا تھا کہ محبوب کی باتیں کی جائیں ، شرعی ضرورت تھی کہ زندگی کے مختلف مرحلوں میں ان سے شرعی رہنمائی حاصل کی جائے ۔

اہل تعطیل نے خدا کو تخلیق کے بعد معطل کر کے رکھ دیا اور ہمارے منکرین حدیث وہ اہل تعطیل ہیں جنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معطل کر کے رکھ دیا ہے کہ ان کی پاک زندگی کو اپنی امت کے لیے بالکل غیر متعلق شے بنا دیا ہے ۔ خدا ان کو سمجھ دے ۔

(۲)

کتاب	اسلام کا معاشرتی نظام
مؤلف	پروفیسر خالد علوی
ناشر	المکتبۃ العلمیہ

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ